جلد ۵۲/۱۷ | ۲۴ ظہور ۱۳۴۲ ہش ۴ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ ۲۴ اگست ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۹۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۳ اگست۔ سوا آٹھ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ٭

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچے مذہب کے لئے ضروری ہے کہ اس کی تعلیم پاک ہو اور اسے تائیدات سماویہ بھی حاصل ہوں

یہ دونوں باتیں اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتیں

"سچے مذہب کی شناخت کے لئے ضروری ہے کہ دو باتیں اس میں موجود ہوں۔ اوّل کہ اس کی تعلیم پاک ہو اور تعلیم پر انسان کی عقل اور کانشنس کا کوئی اعتراض نہ ہو۔ کیونکہ ناممکن ہے کہ خدا کے امور ناپاک ہوں۔ دوم اس کے ساتھ تائیداتِ سماویہ کا سلسلہ ایسا وابستہ ہو کہ جس کے ساتھ انسان خدا کو پہچان سکے اور اس کی تمام صفات کا مشاہدہ کرے تا کہ گناہ سے بچ سکے۔ گو انسان سچے مذہب میں ہی داخل ہو پر اگر اس کے ساتھ کشتی نہیں تو وہ ایسے چشمہ کی مثل ہے جو ایسی جگہ واقعہ ہے جس کے ارد گرد پہاڑ یا دیوار یا ایسا خارستان ہے کہ وہاں ہم کسی طرح پہنچ نہیں سکتے۔ پس ایسا چشمہ ہمارے لئے فضول ہے۔ غرض ضروری شرط یہ ہے کہ اس قدر اسباب موجود ہوں جن سے پکّی طرح پر معرفتِ الٰہی پیدا ہو جاوے ...... اور یہ دونوں ذریعے ایسے ہیں کہ سوائے اسلام کے کہیں نہیں ملیں گے۔ جس خدا تم کو اسلام پیش کرتا ہے۔ اس صفائی سے اور کسی مذہب نے پیش نہیں کیا۔ ایک طرف تو اسلام کی تعلیم اعلےٰ ہے۔ دوسری طرف ایک شخص دس دن بھی تبدیلی کرے تو اس پر انوار و برکات نازل ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔" (الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کیلئے تحریکِ دعا

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ایک عرصہ سے بہت بیمار ہیں۔ ان دنوں آپ لاہور تشریف رکھتے ہیں۔ آپ کو بہت گھبراہٹ اور بے چینی کی تکلیف ہے اور کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔

مورخہ ۲۲ اگست کو ڈاکٹر اختر صاحب اور ڈاکٹر رشید صاحب نے کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب اور ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب کی معیت میں آپ کا معائنہ کیا اور غور و خوض کے بعد بعض دوائیاں تبدیل کیں۔ نیز فزیو تھراپی کا بھی مشورہ دیا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ موجودہ ایام میں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں ٭

لجنہ اماء اللہ کا ساتواں سالانہ اجتماع

۲۵، ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۳ء

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ساتواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی دفتر لجنہ اماء اللہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع خالص دینی اور تربیتی اجتماع ہوتا ہے۔ جس میں شریک ہونے والی بہنیں خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے دلوں میں نمایاں تغیر محسوس کرتی ہیں۔

براہ مہربانی تمام عہدہ داران اپنی اپنی لجنہ میں مسلسل تحریک کرتی رہیں کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں کثرت سے شرکت کریں۔ نیز پروگرام اور شوریٰ میں پیش کرنے والی تجاویز بھی دفتر میں بھجوا دیں ٭

طلباء جامعہ احمدیہ اور اساتذہ کیلئے

تمام اساتذہ اور طلباء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جامعہ احمدیہ میں موسمی تعطیلات ۶ ستمبر کو ختم ہو رہی ہیں۔ سات ستمبر کو جامعہ احمدیہ باقاعدہ لگے گا۔ تمام طلباء وقت پر جامعہ میں حاضر ہو جاویں ٭

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

نیز سالانہ اجتماع کا چندہ بھی ازراہ کرم جلد از جلد روانہ کر دیا جائے۔ تا کہ اجتماع کی تیاری میں روک پیدا نہ ہو۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مبارک تحریکِ دعا۔ یکم اگست تا ۹ ستمبر ۱۹۶۳ء

روزانہ تین سو مرتبہ درود۔ نمازِ تہجد۔ اسلام کے غلبہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی کامل شفایابی کیلئے دعائیں

معتمد صدر
صدر انجمن احمدیہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ اگست ۶۳ء

وجودِ باری تعالیٰ کا بہترین ثبوت

ماہنامہ ثقافت اگست ۶۳ء میں مولوی محمد حنیف صاحب ندوی رکن ادارہ کی طرف سے تاثرات شائع ہوئے ہیں جو دراصل ایک "استفسار" ہے جو موجودہ زمانہ کی زبان پر آیا ہوا ہے مگر جس کا جواب موجودہ ترقی یافتہ سائنس اور فلسفہ پیش نہیں کرسکے۔ اس استفسار کے جواب کی طرف خود تاثرات نویس ہی نے اشارہ کردیا ہے تاہم یہ اشارہ ناکافی ہے۔ ذیل میں ہم یہ اہم استفسار بعینہٖ نقل کرتے ہیں:۔

"دلیل غائی (Teleological Argument) بھی الٰہیات میں زیادہ مفید نہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ کائنات میں اس کے اچھے خاصے آثار پائے جاتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ہر شے اپنے تکمیلی مرحلوں سے دوچار ہے۔ کھرا مادہ، نباتات کی طرفہ طرازیوں کی طرف بڑھ رہا ہے۔ نباتات کے ڈانڈے حیاتیات سے ملے ہوئے ہیں۔ اور زندگی وحیات کا ارتقاء عقل وخرد کی تجرزائیوں پر منتج ہے۔ ہم یہاں ایک خاص طرح کے نظم وترتیب کو بھی دیکھتے ہیں اور حسن وجمال کی دلآویزیوں کا مشاہدہ بھی کرتے ہیں۔ مگر یہ کائنات کی وسعتوں کی پوری تصویر نہیں۔ یہاں پر کچھ گھاؤ اور زخم بھی دکھائی دیتے ہیں کہیں کہیں گڑبڑ اور نظم وترتیب کی پریشانیاں بھی نظر آتی ہیں۔ نیز فطرت کی ایسی زیاں کاریوں کے نمونے بھی ملتے ہیں کہ جن کی کوئی توجیہہ سمجھ میں نہیں آتی یعنی اگر اس کائنات کی سج دھج اور رونق ونشاط پر ایک رنگین وبستاں کا شبہ ہوتا ہے اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ گل بوٹوں کی ان بوقلمونیوں کے پیچھے ایک نہایت ہی حسین اور بہار آفرین ہاتھ کارفرما ہے تو اسکے پہلو بہ پہلو اس کائنات کے کچھ پہلو ایسے بھی فکر ونظر کے سامنے آتے ہیں جن سے ربوبیت وشفقت کی کلیتہً نفی ہوتی ہے اور جن میں نظم وترتیب کا فقدان نظر آتا ہے۔

اس دلیل سے زیادہ سے زیادہ جو چیز ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ مادہ کے اس ہر ظہور میں نشوو ارتقا کا ایک مکمل منصوبہ پہلے سے موجود ہے جو ماحول کی سازگاریوں سے تکمیل پذیر ہوتا رہتا ہے لیکن کوئی ایسی ذات یا شئی ان ظہورات سے باہر بھی پائی جاتی ہے جو نشوو ارتقا کے ان مضمرات کو قوت سے فعل میں لاتی اور اپنی مرضی سے ان کو بنا سنوار کر وجود کے نئے نئے خلعت عطا کرتی ہے۔ اس پر یہ دلیل کوئی روشنی نہیں ڈالتی۔ یہی نہیں اگر کائنات میں مقصد ونصب العینیت کو تسلیم کرلیا جائے تو اسکے یہ معنی ہوں گے کہ اللہ تعالےٰ قادرِ مطلق اور غنی وبے نیاز نہیں ہے۔

سائنس کو بھی مقصدیت سے کوئی واسطہ نہیں۔ اگر یہاں کچھ اٹل قوانین مان لئے جائیں اور اس حقیقت کو تسلیم کرلیا جائے کہ جب الف موجود ہوگا "ب" پائی جائے گی تو سائنس کا مقصد پورا ہوجاتا ہے۔ مقاصد کی تلاش وجستجو اس کے دائرۂ بحث سے خارج ہے۔ ان وجوہ کے پیشِ نظر کانٹ اس دلیل کو تسلی بخش نہیں سمجھتے۔

وجودی دلیل (Ontological Argument) کا منشاء یہ ہے کہ جب ہم اس حقیقت کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ یہ عالم اپنی تمام دلآویزیوں کے باوجود ناقص ہے اور یہاں کی ہر شئے فنا وزوال کو اپنے آغوش میں لئے ہوئے۔ یا غالب کی زبان میں ہر ہر صورت میں خرابی کی ایک صورت مضمر ہے تو ایک ایسی کامل ہستی کا تصور خود بخود سطح ذہن پر ابھرتا ہے جو زوال وفنا کے چکر سے آزاد ہے۔ اور نہ صرف کامل ہے، اور دوام وابدیت کے وصف سے متصف ہے بلکہ سرچشمۂ حیات بھی ہے۔ یہ دلیل ایسی مضبوط اور استوار سمجھی گئی ہے کہ قرون وسطیٰ کے مشہور فلسفی ان سیلم نے اسے پورے اعتماد کے ساتھ پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ کامل کا یہ تصور محض ذہن وفکر کی اپج نہیں ہوسکتا بلکہ یہ خود وجود کے بطن سے ابھرا ہے۔ کانٹ کا اس پر چبھتا ہوا اعتراض یہ ہے کہ تصورِ شئی وجودِ شئی کو مستلزم نہیں۔ اگر میں سو ڈالر کا تصور کروں تو اس کے یہ معنی نہیں کہ سو ڈالر میری جیب میں ہیں۔ ہم ایسے جانور کو تصور کی گرفت میں لاسکتے ہیں جس کے پاؤں لوہے کے ہوں، پیٹ سونے کا ہو اور گردن یا سر جواہرات سے مرصع ہو۔ ایسے حیوان کا تصور بھی ممکن ہے جو کار سے زیادہ تیز رفتار ہو، طیارے اور میزائل کے پر کاٹتا ہو اور آبدوزوں سے کہیں زیادہ پانی میں غواصی کی صلاحیت رکھتا ہو مگر یہ چیزیں پائی بھی جاتی ہیں؟

ہمارا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ ہم کانٹ کے اعتراضات سے متفق ہیں۔ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمان متکلمین جب اثباتِ باری کے مسئلہ پر گفتگو کریں تو وہ ان تمام اعتراضات کو ملحوظ رکھیں اور فکر واستدلال کی کوئی ایسی راہ اختیار کریں جو پامال اور فرسودہ نہ ہو۔ علامہ اقبال نے اپنے خطبات میں اپنے مخصوص فلسفیانہ انداز میں ان دلائل سے تعرض کیا ہے اور بتایا ہے کہ کانٹ کے اندازِ فکر میں کیا خامی ہے۔ مگر ہماری رائے میں یہ مسئلہ اس سے زیادہ توجہ کا مستحق ہے ہماری رائے میں کانٹ کی تنقید زیادہ گہری تفصیلی اور واضح تنقید کی خواہاں ہے۔ اسلئے کہ اگر اللہ تعالےٰ کا وجود برحق ہے اور اگر عقل وفکر کے پیمانے فہم واستدلال کے سب سے اونچے پیمانے ہیں تو لازماً ان سے اثباتِ باری کی تائید ہونا چاہیئے۔ ہمیں صرف یہی نہیں بتانا چاہیئے کہ کانٹ کے اعتراض میں کیا خلل ہے کہاں گھپلا اور سفسطہ کارفرما ہے بلکہ یہ بھی بتانا چاہیئے کہ اثباتِ باری کے سلسلہ میں اور کس کس انداز اور پہلو کو قابلِ اعتماد سمجھا جاسکتا ہے۔ اس مرحلہ پر یہ اشارہ خاص طور سے غور وتعمق چاہتا ہے کہ کیا الہام ووحی نے اس سلسلہ میں کوئی رہنمائی کی ہے اور انبیاء نے کسی خاص طریقِ استدلال کی طرف توجہ دلائی ہے؟ اس سے بھی زیادہ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا قرآن حکیم نے کسی ایسے منہاجِ عقل کی نشاندہی کی ہے جس سے کہ اس مسئلہ کی پوری پوری وضاحت ہوسکے؟ اور اگر وضاحت کی ہے تو اسکی فلسفہ کی اصطلاحوں میں کس طرح بیان کیا جائے گا"۔ (ماہنامہ ثقافت اگست ۶۳ء صفحہ ۱ تا ۴)

قرآن کریم میں ان دونوں دلیلوں کو بھی لیا ہے اور صاف لفظوں میں اس پرحکمت کارخانہ قدرت کی طرف توجہ دلاکر صانع فطرت پر دلیل قائم کی ہے۔ تاہم جیسا کہ لائق فن کے مدیر محترم نے کہا ہے ان دلائل کے باوجود اللہ تعالیٰ کے وجود کے متعلق شکوک رفع نہیں ہوتے۔ فاضل مدیر (باقی صفحہ ۸ پر)

ہر ایک دیس میں اسکی پکار ڈالیں گے

ہوا و حرص کے طاغوت مار ڈالیں گے
ہر ایک دل میں ہم اللہ کا پیار ڈالیں گے

خزاں نے لوٹ تو لی ہے بہار پھولوں کی
خزاں کے سینے میں طرحِ بہار ڈالیں گے

چڑھا ہوا ہے جو محفل کے سر میں مے کا خمار
تری نگاہ کا صدقہ اوتار ڈالیں گے

کریں گے شانہ کشی گرم گرم سانسوں سے
صبا کی زلفِ پریشاں سنوار ڈالیں گے

ہمارا مال ہی کیا ہے ہماری جان ہی کیا
قدم قدم پہ ترے وار وار ڈالیں گے

پرو رہے ہیں جو تارِ نظر میں خون کے اشک
ترے گلے میں یہ لعلوں کا ہار ڈالیں گے

جہاں تک اپنا گلا کام دے گا اے تنویر
ہر ایک دیس میں اس کی پکار ڈالیں گے

سوالات کے جوابات

مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

ایک غیر از جماعت دوست نے ۲۴ سوالات جوابات حاصل کرنے کے لئے بھجوائے ہیں ان کے جواب درج ذیل ہیں۔ جوابات سے سوالات کی حقیقت سمجھ میں آسکتی ہے۔ اس لئے سوالات درج نہیں کئے گئے۔ ان جوابات کو افادۂ عام کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔

سوال نمبر ۱ تا ۵ کا جواب۔ بقول حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اس لئے آپ کے بعد کوئی جدید شریعت لانے والا نبی یا کوئی مستقل نبی قیامت تک ظاہر نہیں ہوسکتا۔ صرف اسلام میں ایسا نبی آسکتا ہے۔ جو ایک پہلو سے نبی ہو اور ایک پہلو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی اور اس کا یہ دعوےٰ ہو کہ اسے درجہ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے ملا ہے۔ ایسے نبی کی نبوت سے مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ اس پر بکثرت امور غیبیہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور آئندہ کے متعلق اس کو وقوع میں آنے والی عظیم الشان خبریں بتاتا ہے۔ نبی دنیا میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے۔ جبکہ دنیا کی اکثریت گمراہ ہوجائے۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔

ولقد ضلّ قبلھم
اکثر الاولین ولقد
ارسلنا فیھم منذرین

یعنی بے شک پہلے لوگوں کی اکثریت گمراہ ہوگئی تو ہم نے ان میں انذار کرنے والوں کو رسول بنا کر بھیجا۔

(۲) حضرت مرزا صاحب علیہ السلام قرآن و حدیث کو Revise کرنے نہیں آئے بلکہ Revive کرنے آئے ہیں۔

(۳) اس سے ظاہر ہے کہ آپ کی غرض قرآن وحدیث میں ترمیم نہیں بلکہ اس کی صحیح تعلیم کو زندہ کرنا ہے اور امتداد زمانہ سے جو غلط فہمیاں قرآن وحدیث کے متعلق موافقوں کی غلط تعبیرات اور تفسیرات سے اور مخالفین کے اعتراضات سے پیدا ہوئی تھیں۔ ان کا ازالہ کرنا ہے۔

(۴) آپ قرآن وحدیث کے بالمقابل کوئی ضابطہ حیات نہیں لائے۔ بلکہ اس قدیم ضابطہ حیات کی تجدید کے لئے آئے ہیں۔

(۵) حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے ایک پیدا شدہ خلا کو پُر کیا ہے یعنی قرآن وحدیث کے معانی کے متعلق پیدا شدہ خامیوں کو دور فرمایا ہے جن کا بیان بہت تفصیل چاہتا ہے۔ اس مختصر خط میں صرف اشارات ہی دیئے جاسکتے ہیں۔

اوّل۔ توحید۔ رسالت۔ ملائکۃ اللہ۔ کتب الٰہی جنت و دوزخ حشر و نشر وغیرہ عقیدوں میں جو خامیاں پیدا ہوچکی تھیں انہیں دور فرمایا۔

دوم۔ حیات مسیح کے عقیدہ کی از روئے قرآن وحدیث تردید فرمائی۔ تا مسلمانوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے اصالتاً آنے کا انتظار نہ رہے۔ یہ عقیدہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے میں ممد تھا اور قرآن کریم کے خلاف تھا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کا موجب تھا۔

سوم۔ مسلمان علماء قرآن کریم کی بعض آیات کو ناسخ اور بعض کو منسوخ مانتے تھے اور یہ امر اس بات کے صریح مترادف تھا کہ قرآن کریم میں صریح اختلاف موجود ہے۔ آپ نے اس عقیدہ کو ردّ فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ قرآن کریم کا کوئی نقطہ اور کوئی شعشہ منسوخ نہیں ہوسکتا۔

چہارم۔ غیر مسلموں نے قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو اعتراض کئے تھے۔ آپ نے انہیں پُرزور دلائل سے رد کیا۔ اور اسلام کا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحیح اور روشن چہرہ دنیا کو دکھایا جس سے ان اقوام میں اسلام کے متعلق ایک اچھا تغیر پیدا ہورہا ہے۔

جواب سوال نمبر ۶۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی تشریف آوری پر بے شک مسلمان محکوم تھے۔ مگر اس محکومی کو انہوں نے پنجاب میں سکھوں کے ظلم اور ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں کی غفلت سے قبول کر رکھا تھا۔ روحانی ترقی کا محکومی اور غیر محکومی سے کوئی خاص تعلق نہیں۔ انگریزوں نے تمام قوموں کو مذہبی آزادی دے رکھی تھی۔ بنائے اسلام کلمۂ شہادت۔ نماز روزہ۔ حج اور زکوٰۃ پر ان کی طرف سے کوئی پابندی نہ تھی۔ اسی طرح شادی اور طلاق کے مسائل میں بھی وہ آزاد تھے۔ لہذا تمام مسلمانوں نے اس آزادی کی وجہ سے جو انہیں دی گئی تھی انگریزوں کی رعایا بننا قبول کر رکھا تھا اور ایک طبقہ علماء کا ہندوستان کو دار الاسلام قرار دیتا تھا اور انگریزوں سے لڑائی کو قطعی حرام سمجھتا تھا۔ دوسرا طبقہ اگرچہ ہندوستان کو دار الحرب سمجھتا تھا۔ مگر وہ بھی اس بات کا قائل تھا کہ انگریزوں سے لڑائی اس لئے جائز نہیں کہ لڑائی کے لئے امام ہونا چاہیئے اور پہلے ملک سے ہجرت ہونی چاہیئے۔ تب جا کر لڑائی ہوسکتی ہے۔ ۱۸۵۷ء کے غدر کا تجربہ یہ بتا رہا تھا کہ مسلمان انگریزوں کو طاقت کے زور سے ہندوستان سے نکال نہیں سکتے ان حالات میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا ظہور ہوا۔ آپ نے علماء کے مسلّمہ طریق کے خلاف کوئی سیاسی رائے قائم نہیں کی۔ بلکہ ان کی رائے کو درست سمجھا کہ سیف وسنان کے ذریعہ انگریزوں کو ملک سے نکالا نہیں جاسکتا۔ اس لئے آپ خود بھی انگریزوں کے محکوم تھے جس طرح دوسری مسلمان رعایا محکوم تھی۔ اور ایسا امر نبوت کے خلاف نہیں کیونکہ خدا کے نبی حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی اپنی ساری عمر رومن حکومت کے محکوم رہے۔ اور خود انہوں نے اپنی حکومت قائم کرنے کی کوشش نہیں کی تھی بلکہ یہ کہا کرتے تھے کہ میری حکومت آسمانی ہے نہ کہ زمینی۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا دعوےٰ بھی یہ ہے کہ میں مسیح الاسلام ہوں اور حضرت عیسیٰ نبی اللہ کے رنگ میں رنگین ہو کر آیا ہوں۔ اس لئے محکومیت کا جو طعنہ آج حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو دیا جاتا ہے۔ اسی طعنہ کا نشانہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بنتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تعلیم ہرگز نہیں دی کہ مسلمانوں کو غیر مسلم حکومت میں پُرامن نہیں رہنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی تعلیم فتنہ کا موجب ہوسکتی تھی اور تبلیغ اسلام کی روح کے لئے مضر تھی۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو حبشہ کے عیسائی بادشاہ کے ملک میں اس کے عادل ہونے کی وجہ سے ہجرت کا حکم دیا اور خود بھی مکہ کی مجلس انتظامیہ کا کوئی قانون نہیں توڑا۔ اور جب معاملہ انتہاء کو پہونچ گیا۔ اور مجلس نے آپ کے قتل کا فیصلہ کیا۔ تو اس وقت اللہ تعالےٰ نے آپ کو ہجرت کا حکم دیا اور پھر مکہ والوں نے مدینہ پر حملہ کرکے آپ کو لڑائی کے لئے مجبور کیا۔ قرآن کریم میں واضح حکم موجود ہے۔

قاتلوا فی سبیل اللہ
الذین یقاتلونکم ولا
تعتدوا ان اللہ لا یحب
المعتدین

یعنی اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور تم زیادتی نہ کرو یعنی تمہاری طرف سے ابتداء نہ ہونی چاہیئے) بے شک اللہ تعالےٰ زیادتی کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا۔

پس حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے زمانہ میں انگریز ہندوستانی مسلمانوں سے ہندوستان میں جنگ نہیں کر رہے تھے۔ بلکہ انہوں نے مذہبی آزادی دے رکھی تھی۔ اس لئے انگریزوں کے خلاف تلوار اٹھانا از روئے تعلیم قرآن ناجائز تھا۔ اب ان سے آزادی حاصل کرنے کے لئے آئینی طریق ہی اختیار کئے جاسکتے ہیں۔ جن کے اختیار کرنے سے آپ نے منع نہیں کیا۔ بلکہ آپ کی جماعت نے آئینی آزادی کے لئے ہمیشہ مسلمانوں کی حمایت کی ہے اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی کوشش ہی سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام تبلیغ اسلام کے ذریعہ لوگوں کو مسلمان بنا کر اسلام کو فروغ دینے کا مشن رکھتے تھے۔ اسی مشن سے اسلام کو تمام دنیا میں غالب کیا جاسکتا ہے۔ اور تبلیغ اسلام کے لئے دنیا میں ایک پُرامن ماحول چاہیئے۔ اس لئے خواہ مخواہ غیر حاکموں سے جنگ چھیڑ کر اس مقصد کو نقصان پہنچانے کے مترادف تھا۔

جواب سوال نمبر ۷۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اپنے علاقہ کے ایک اچھے زمیندار تھے۔ قادیان کے علاوہ بعض اور گاؤں پر بھی ان کے مالکانہ حقوق تھے وہ کھاتے پیتے اور ضروریات زندگی میں کسی کے محتاج نہ تھے۔

جواب سوال نمبر ۸ آپ کے سامنے کھانے کی جو چیز آجاتی تھی۔ اسے الحمد للہ کہہ کر اور بسم اللہ پڑھ کر کھالیا کرتے تھے۔ مجھے علم نہیں کہ کسی خاص شے سے انہیں خاص رغبت ہو۔

جواب سوال نمبر ۹۔ حضرت مرزا صاحب کی سب سے پہلے بیعت کرنے والے حضرت مولوی نور الدین صاحب بھیروی رضی اللہ عنہ اور عورتوں میں سے آپ پر سب سے پہلے آپ کی زوجہ محترمہ حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ رض ایمان لائیں۔

جواب سوال نمبر ۱۰۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اپنے بعد دو مصلحین کے ظہور کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ جن میں سے ایک کو نشان رحمت قرار دیا ہے۔ اور یہ بتایا ہے کہ یہ موعود آپ کے چاروں بیٹوں میں سے ایک ہے جو آپ کا جانشین ہوگا۔ مگر اسے نبی قرار نہیں دیا۔ یہ پیشگوئی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ کے وجود میں پوری ہوچکی ہے۔ جو اس وقت جماعت کے امام ہیں۔

دوسرا موعود جس کی آپ نے پیشگوئی کی ہے اسے آپ نے مسیح کی قہری تشبیہ بتایا ہے

جس کے آنے پر دنیا کی صف لپیٹ دی جائے گی مگر پیشین گوئی میں اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ قبری شبیہ والا نبی اللہ ہوگا یا نہیں اس لئے امکان ہے کہ وہ نبی اللہ ہو۔ ہم لوگ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے لئے آخری نبی کے الفاظ استعمال نہیں کرتے بلکہ آخری نبی کے الفاظ صرف اور صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس مفہوم میں کہ آپ آخری شارع اور مستقل نبی اور جامع جمیع کمالات انبیاء ہیں۔ ہم حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو آخری نبی قرار دینا جائز نہیں سمجھتے۔ البتہ غیر احمدی علماء حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آخری نبی مانتے ہیں۔ اور قطعی طور پر ان کے بعد کسی نبی کا آنا تسلیم نہیں کرتے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی نبوت کو ہم نبوت محمدیہ کی ظل تسلیم کرتے ہیں اور ظلی نبی کے آنے سے کسی نئے نبی کا ظہور نہیں مانتے بلکہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار نبوت کا ہی عکس تسلیم کرتے ہیں جیسے آئینہ میں آپ اپنی شکل دیکھیں تو اس سے آپ دو نہیں بن جاتے کیونکہ آئینہ میں جو شکل نظر آئے گی وہ اصل یعنی آپ کا ہی عکس ہوتی ہے۔ اسی طرح ہم ظلی نبوت کو محض نبوتِ محمدیہ کا عکس سمجھتے ہیں۔ چونکہ ظل اور اصل میں کوئی دوئی نہیں ہوتی اس لئے ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کسی پرانے مستقل نبی کے آنے کے قائل ہیں نہ جدید نبی کے آنے کے قائل ہیں۔ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروزی طور پر ظہور کے ہی قائل ہیں امید ہے اس سے آپ کی نبوت کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔

جواب سوال نمبر ۱۱۔ حقوق العباد کے سلسلہ میں بے کسوں یتیموں اور غریبوں کی مدد کرنے کے بارہ میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی تعلیم وہی ہے جو قرآن و حدیث میں مذکور ہے ایسے لوگوں کی حتی المقدور مدد کرنا آپ کے نزدیک ازبس ضروری ہے جماعت احمدیہ میں زکوٰۃ کا فنڈ ایسے لوگوں کے لئے ہی حسب ہدایت قرآن مجید صرف ہوتا ہے۔

جواب سوال نمبر ۱۲۔ مجھے معلوم نہیں کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی بھوکے رہنے کی اوسط پریکٹس کیا تھی البتہ اتنا معلوم ہے کہ ایک دفعہ آپ نے منشاء الٰہی کے ماتحت چھ ماہ یا اس سے زائد روزے رکھے تھے۔

جواب سوال نمبر ۱۳۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو انگریزوں کی طرف سے کبھی کسی قسم کا تعریفی سرٹیفکیٹ نہیں ملا اور نہ آپ اور آپ کے جانشینوں کی کبھی ایسی خواہش ہوئی ہے۔

جواب سوال نمبر ۱۴۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو جھٹلانے والوں میں سب سے زیادہ حصہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لیا ہے جو فرقہ اہل حدیث کے ایڈووکیٹ سمجھے جاتے تھے۔ انہوں نے بنارس تک قدم فرسائی کرتے ہوئے علماء سے آپ کے خلاف تکفیر کے فتوے پر مہریں لگوائیں تھیں۔ تاہم اس فرقہ کے لوگوں میں سے کثرت سے احمدیت میں داخل ہوئے اور سنیوں میں سے بھی ہزارہا لوگوں کو آپ کی بیعت کا شرف حاصل کرنے کی توفیق ہوئی۔ اس زمانہ میں فرقہ اہلحدیث انگریزوں کی حکومت کو ان کے ایڈووکیٹ کے فتویٰ کی رو سے اپنی حکومت سمجھتا تھا۔

جواب سوال نمبر ۱۵۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام اپنی زندگی میں بہت دفعہ بیمار ہوئے اور دو بیماریاں آپ کے لازم حال تھیں۔ ایک دوران سر دوسری کثرت بول اس کے باوجود آپ نے ۸۰ کے قریب عظیم الشان کتب لکھیں جن میں مذہبی مقابلہ پایا جاتا ہے اور صدہا اشتہارات تحریر فرما کر شائع فرمائے ان دو بیماریوں میں ایسا عظیم الشان کام معجزانہ حیثیت رکھتا ہے۔

جواب سوال نمبر ۱۶۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا کوئی مستقل ڈاکٹر نہ تھا وہ خود یونانی طب سے بخوبی واقف تھے اور اپنی بیماری کا خود علاج تجویز کر لیتے تھے یا بعض اوقات خدا تعالےٰ انہیں کوئی نسخہ الہامی طور پر القا فرما دیتا تھا جس سے آپ شفا پاتے تھے ہاں آپ کے معالجوں میں حضرت مولوی نور الدین صاحب بھیروی رضی اللہ عنہ اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب وغیرہ بھی قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ یہ دونوں احمدی تھے۔ بعض اوقات انگریز ڈاکٹر سے بھی آپ کے لئے مشورہ لیا گیا۔

جواب سوال نمبر ۱۷۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام موسم گرما میں ہرگز شملہ یا مری نہیں جاتے تھے۔ موسم گرما میں پہاڑی علاقے پر جانے کی آپ کو عادت نہ تھی۔ گو ایسا امر شرعاً حرام نہیں۔

جواب سوال نمبر ۱۸۔ جہاد کے بارہ میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی تعلیم وہی ہے جو اوپر قرآن مجید کی آیت کے مضمون کی بیان ہوئی ہے کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں صرف ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور تمہاری طرف سے زیادتی نہیں ہونی چاہیئے آپ نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں لکھا ہے انّ وجوہ الجہاد معدومۃ فی ھذا الملک وھذا الزمان کہ جہاد بالسیف کی وجوہ یعنی شرائط اس ملک اور اس زمانہ میں پائی نہیں جاتیں۔ لہذا اگر کبھی شرائط جہاد پائی جائیں تو جماعتِ احمدیہ کے نزدیک جہاد بالسیف فرض ہو جائے گا البتہ قرآن کریم نے اشاعت قرآن کو جاھدھم بہ جہاداً کبیرا کہہ کر جہاد کبیر قرار دیا ہے اس جہاد کبیر کو آپ زندہ کرنے والے جاری کرنے والے اور قائم کرنے والے ہیں اور اب تمام اکنافِ عالم میں یہ جہاد آپ کے ذریعہ جاری ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

جواب سوال نمبر ۱۹۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے انگریزوں کے پاس کبھی ظلم کی شکایت کی ہے تو اس وقت کی ہے جبکہ آپ کے خلاف حکومت کے کان بھرے جاتے تھے کہ یہ شخص درحقیقت باغیانہ خیالات رکھتا ہے۔

جواب سوال نمبر ۲۰۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے ذاتی محافظوں میں قادیان کے اندر کبھی کوئی انگریز محافظ نہیں ہوتا تھا۔ اور آپ خود اپنی حفاظت کے متعلق کوئی خاص اہتمام بھی نہیں فرماتے تھے کیونکہ خدا تعالےٰ کا آپ سے وعدہ تھا کہ وہ لوگوں کے شر سے آپ کو محفوظ رکھے گا اور وہ آپ کی ہلاکت پر قادر نہیں ہوں گے ہاں جب کبھی آپ قادیان سے باہر کسی شہر میں جاتے تھے تو چونکہ ہزاروں آدمی آپ کے گرد جمع ہو جاتے تھے اس لئے حکومت امن قائم رکھنا اپنا فرض سمجھتی تھی۔

جواب سوال نمبر ۲۱۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے مقدمات میں جو مخالفین آپ پر دائر کرتے تھے بعض اوقات کوئی احمدی وکیل ہوتا تھا اور بعض اوقات آپ یہ کام کسی دیانتدار غیر از جماعت کے سپرد کرتے آپ کے خلاف مولوی کرم دین جہلمی کے استغاثہ میں ایک انگریز بیرسٹر بھی تین چار پیشیاں بطور وکیل پیش ہوا مگر بعد میں اس کی ضرورت نہ سمجھی گئی اور مقدمہ کی پیروی خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہ احمدی وکلاء نے کی۔

جواب سوال نمبر ۲۲۔ یہ معین طور پر نہیں بتایا جا سکتا کہ حضرت اقدس کی زندگی میں دنیا کا کون ملک رہ گیا تھا جہاں آپ کے دعوے کی اطلاع نہ مل سکی ہو۔

جواب سوال نمبر ۲۳۔ ہم لوگ ہرگز یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ قیامت کے دن خدا احمدیوں کے سوا باقی سب لوگوں کو دوزخ میں ڈال دے گا ہمارے نزدیک سزا کا ملنا اتمام حجت پر موقوف ہے اور یہ امر کہ کس پر حجت پوری ہوئی اور کس پر نہیں اس کا حقیقی علم خدا تعالےٰ کو ہی ہے۔ اس لئے ہمارے نزدیک جس شخص پر عند اللہ اتمام حجت ہو چکا ہے وہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار پر مواخذہ کے لائق ہوگا۔ کیونکہ خدا بے انصاف نہیں۔ ہاں ہم یہ حکم بھی نہیں لگا سکتے کہ فلاں پر اتمام حجت ہوا ہے اور فلاں پر نہیں کیونکہ فرد فرد کا حال جاننا اللہ تعالےٰ کا کام ہے جو علام الغیوب ہے۔

جواب سوال نمبر ۲۴۔ سوال نمبر ۲۳ کے جواب سے ہی ظاہر ہو گیا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے نزدیک سب غیر احمدی دوزخی نہیں البتہ آپ کو یہ یاد رہنا چاہیئے کہ حضرت اقدس کا دعویٰ مسیح موعود اور امام مہدی کا ہے اور اس دعوے کو اسلام میں بڑی عظمت حاصل ہے اس لئے دانستہ ایسے دعوے کا انکار ضرور قابل مواخذہ ہونا چاہیئے۔ حدیث شریف میں تو یہاں تک آیا ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے جو میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے میں اس کو لڑائی کا چیلنج دیتا ہوں۔ یعنی ولی سے دشمنی رکھنے والا خدا سے لڑائی مول لیتا ہے۔ پس جب عام اولیاء اللہ سے دشمنی موجب حرمان و عذاب ہے تو مسیح موعود کی اسلام میں بلند شخصیت سے دشمنی بدرجہ اولیٰ قابلِ مواخذہ ہونی چاہیئے۔

والسلام

اذکروا موتٰکم بالخیر

حضرت ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ

(المکرم سید ظہور احمد صاحب ربوہ)

(قسط نمبر ۲)

آپ کو خدا تعالیٰ، رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عشق تھا۔ بہت کثرت سے قرآن مجید کی دعائیں۔ درود شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعائیں و اشعار پڑھتے۔ مثنوی مولانا روم کے بھی بہت سے اشعار یاد تھے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور دعاؤں پر مستحکم ایمان تھا۔ عموماً دعا کرنے کے بعد نتیجہ سے آگاہ ہو جاتے۔ برادر عزیز مقبول احمد صاحب نے جب رسول انجینئرنگ سکول سے فائنل امتحان دیا تو آخری چانس ہونے کی وجہ سے ابا جی نے بڑی توجہ سے دعائیں کیں۔ اور نتیجہ نکلنے سے بہت پہلے مجھے ہر مضمون میں حاصل کردہ نمبر تک لکھ بھیجے۔ دل میں بے حد خوف خدا تھا۔ ہر بات ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی ہی مد نظر رہتی۔ کبھی بھی کسی کام میں دنیا کا خیال نہ کیا۔ دنیا داری سے سخت نفرت تھی۔

حافظہ غضب کا تھا بچپن سے لے کر اب تک کی ہر بات اتنی تفصیل سے یاد تھی کہ حیرانی ہوتی تھی۔ جس شخص سے ایک بار مل لیتے۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھتے۔ اس کے متعلق پوچھتے رہتے۔ دعائیں کرتے رہتے۔ حواس خمسہ بہت تیز تھے۔ اوزان وغیرہ کا اندازہ تقریباً سو فیصدی درست ہوتا۔ بات کے پکے اور قول کے سچے تھے۔ بیحد منتظم، ہر بات کی ہر تفصیل پر نظر رہتی۔ قادیان میں جلسہ سالانہ کے لئے لکڑی کی شہتیریاں ہر سال کرایہ پر لی جاتی تھیں ابا جی نے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ اگر لکڑی کی کچھ گیلیاں ہر سال خرید لی جائیں تو آہستہ آہستہ سارا سٹاک اپنا ہو جائے گا۔ اور یوں سالانہ کرایہ کی بچت ہو جائیگی اور پھر چند سال میں ہی قیمت پوری ہو جائے گی حضور نے اس تجویز کو بے حد پسند فرمایا اور گیلیاں خریدنے کا فیصلہ کیا۔

خاندان مسیح موعود علیہ السلام سے بے حد انس تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے بچپن ہی سے انس تھا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے بہت گہرے مراسم تھے صاحبزادگان سے بڑی رغبت سے ملتے سب کا بڑا احترام کرتے موجودہ بزرگان سلسلہ میں سے خصوصی طور پر حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب، حاجی محمد فاضل صاحب، حضرت مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری۔ محمد عبد اللہ صاحب صحابی (جلد ساز) و دیگر بزرگان سے بہت قریبی دلی تعلقات تھے۔

اپنے بچوں کو نماز میں پابندی کی اس سختی سے تاکید تھی کہ اکثر فرماتے جو بچہ نماز نہ پڑھے گا میں اس کے گھر نہ جاؤں گا۔ ہمیشہ سلسلہ احمدیہ میں شمولیت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے کہ یہ انعام محض اس کے فضل و احسان سے حاصل ہوا ہے۔ نظام خلافت سے وابستگی کی تلقین فرماتے۔ ہمہ وقت تربیت و اصلاح کے لئے کوشاں رہتے اور اس میں اپنے بچوں کے علاوہ اردگرد کے سبھی لوگوں کا خیال بھی رکھتے خود تہجد کے وقت اٹھتے پھر نماز فجر سے قبل سارے گھر کو بیدار کر کے نماز وقت پر پڑھنے کا ارشاد فرماتے جب ہجرت کے بعد ربوہ میں جماعت کا مرکز قائم ہوا تو اکثر جمعہ کی نماز میں شرکت کے لئے چک ۲۸۸ جھنگ برانچ ضلع لائلپور سے تشریف لاتے حالانکہ اس سفر کے لئے انہیں خاصی تکلیف اٹھانی پڑتی رمضان شریف کے مہینہ میں ہر جمعہ ربوہ میں ادا کرتے درس قرآن مجید میں شامل ہوتے۔ آخری ہفتہ تو قریباً باقاعدگی سے روزانہ آتے رہتے۔

اخلاق اور تلطف نظر کی طرح دستر خوان بھی بے حد وسیع تھا۔ شاید ہی عمر بھر میں کبھی یہ اتفاق ہوا ہو گا کہ کوئی شخص ابا جی سے ملنے آیا ہو تو انہوں نے اسے بغیر کچھ کھلائے پلائے واپس جانے دیا ہو اگر کبھی کوئی کسی خاص وجہ سے چلا جاتا تو بار بار افسوس اور دکھ کا اظہار کرتے مہمان کے آنے پر بڑی خوشی کا اظہار کرتے اچھے سے اچھا کھانا تیار کرواتے خود اپنے ہاتھ سے لا کر کھلاتے اور بڑی خوشی محسوس کرتے، جب تک ملازمین کو کھانا نہ دے دیتے خود نہ کھاتے ملازمت کے دوران جہاں جہاں بھی رہے اک وسیع حلقہ احباب بنتا گیا جس میں امیر و غریب سبھی شامل ہوئے

حساب کتاب کے بے حد صاف تھے دنیا کا کوئی شخص بھی ایسا نہ ہو گا جس کا کچھ ان کے ذمہ لگتا ہو نقد یا ہر رشتہ دار، عزیز۔ واقف کار پر ان کا کسی نہ کسی رنگ میں احسان ضرور ہے

وفات کی خبر سن کر اس کثرت سے ہر طبقہ کے لوگ (غیر از جماعت بھی) آئے ہیں کہ دیکھنے سننے والے حیران ہیں کوئی واقف گھر نہ ہو گا جس نے اس صدمہ کو محسوس نہ کیا ہو گا۔ اور جس نے ذاتی نقصان سمجھ کر گہرے دکھ کا اظہار نہ کیا ہو۔ شدید گرمی کی وجہ سے چونکہ نعش کو بہت دیر تک رکھنا ممکن نہ تھا لہذا اخبار میں شائع شدہ اعلان کے برعکس بجائے نماز عصر کے نماز ظہر کے بعد ہی نماز جنازہ ادا کر کے بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا آپ صحابی و موصی تھے وصیت کا حصہ اپنی زندگی میں ہی ادا کر چکے تھے کلیم میں ملی ہوئی جائداد میں سے ایک دوکان مجوزہ مسجد احمدیہ چک جھمرہ کو دے دی تھی (ریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سے ذاتی طور پر کہہ چکے ہیں) بقیہ کا قبضہ ملنے پر حصہ وصیت ادا کرنے کی تاکید کی تھی، جو انشاء اللہ تعالیٰ یکمشت ادا کر دیا جائے گا۔

اعلان کے مطابق بہت سے بزرگ و احباب جماعت نماز عصر کے وقت مسجد مبارک میں پہنچے اور جب انہیں نماز جنازہ ہو چکنے کی اطلاع ملی تو بے حد دکھ اور افسوس کا اظہار کیا اس خصوصی دلی تعلق کی وجہ سے ۱۵۔ اگست ۱۹۶۳ء کو مسجد محلہ دار الرحمت غربی میں عصر کی نماز کے بعد جنازہ غائب پڑھا گیا۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے خصوصی اجازت لے کر باجی کے احباب نے ۱۶ر اگست ۱۹۶۳ء کو جمعہ کی نماز کے بعد پھر مجموعی طور پر مسجد مبارک میں جنازہ غائب پڑھا۔ (جزاکم اللہ احسن الجزاء) یوں تین دفعہ نماز جنازہ ادا ہوئی۔

بہت سے احباب خود تشریف لائے ہیں بہت سے احباب کی جانب سے تاریں اور خطوط آ رہے ہیں ہمارے لئے اس وقت فرداً فرداً جواب دینا بے حد مشکل ہے لہذا اس مضمون کے ذریعہ سے ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں یہ حقیقت ہے کہ دنیا ناپائدار ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا ہی مومن کا شیوہ ہے لیکن ہم ایک ایسے دعاگو مخلص انسان دوست مشفق بزرگ سے محروم ہو گئے ہیں جس نے اپنے دم قدم سے اپنی برکتوں سے ہمیں دنیا داری کی ہر بات سے محفوظ کر رکھا تھا جس کی دعائیں ہمارا سرمایہ حیات تھیں صدمہ عظیم ہے لیکن بلانے والا ہے سب سے پیارا۔ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر ——— دلی دعاؤں کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ابا جی کو بلند سے بلند مدارج عطا فرمائے۔ جنت فردوس میں اپنے قرب سے نوازے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حقیقی وارث بننے کی توفیق دے، ہمیں ان ساری ذمہ داریوں کو جو اب ہم پر آن پڑی ہیں۔ کما حقہ نبھانے کی ہمت و استطاعت دے آمین ثم آمین

ابا جی نے اپنی یادگار ایک بیوہ چار لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر و حفیظ ہو۔ عمزدہ

سید ظہور احمد۔ ڈپٹی ریجنل مینیجر۔
زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان منٹگمری حال
دار الرحمت غربی۔ ربوہ

وصولی چندہ وقف جدید بابت سال ۱۹۶۳ء

ضلع گجرات کے مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے چندہ وقف جدید وصول ہو چکا ہے جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان تمام بہن بھائیوں کو اجر عظیم عطا فرما دے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کا موقع عطا فرمائے آمین۔

(۲)

- صوبیدار احمد خاں صاحب ... ۶-۰۰ روپے
- محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ سردار خاں صاحب ... ۶-۰۰
- یوسف ایاز صاحب ... ۶-۰۰
- محترمہ فضل بیگم صاحبہ زوجہ اکبر علی صاحب کلرک ... ۶-۰۰
- آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ میاں ابراہیم صاحب ... ۶-۰۰
- لال صاحب ولد محمد صاحب ... ۶-۰۰
- محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت عبد الحق صاحب ... ۶-۰۰
- نذیر بیگم و تاج بیگم دختران نیاز خاں صاحب ... ۶-۰۰
- محترمہ نذیر بیگم صاحبہ زوجہ میجر اکبر علی صاحب معہ فرزند بشیر احمد صاحب ... ۷-۰۰
- محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ زوجہ سلطان احمد صاحب آف لنڈن ... ۶-۰۰
- محترمہ نور بیگم صاحبہ والدہ افتخار احمد صاحب ... ۶-۰۰
- محترمہ نذیر بیگم صاحبہ زوجہ محمد اسلم صاحب ... ۶-۰۰
- منشی محمد خاں صاحب ... ۶-۰۰
- محترمہ فضیلت بیگم صاحبہ اشفاق احمد ... ۶-۰۰
- قریشی نذیر احمد صاحب ... ۷-۵۰
- محترمہ راج بیگم صاحبہ اہلیہ عالم دین صاحب ... ۶-۰۰

بقیہ تمام بہن بھائیوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنا چندہ جلد ارسال فرماویں جلسہ سالانہ سے قبل آپ کا وعدہ شدہ چندہ داخل خزانہ ہو جانا چاہیئے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

تحصیل ڈسکہ کا تربیتی اجتماع

خدام الاحمدیہ تحصیل ڈسکہ کا دو روزہ اجتماع ۳۱ر اگست ۱۹۶۳ء ۲ بجے دوپہر تا یکم ستمبر ۱۲ بجے دوپہر تک ہو گا تحصیل ڈسکہ کے جملہ خدام و اطفال اس میں ضرور شرکت کریں۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی اس اجتماع میں شرکت فرمائیں گے۔

قائد خدام الاحمدیہ
تحصیل ڈسکہ

اعزّہ اور قریبی رشتہ داروں کو پیغامِ حق

قرآن کریم میں ہے۔ وانذر عشیرتک الاقربین۔ کہ اے محمد رسول اللہ (صلعم) اپنے قریبی رشتہ داروں کو بھی ڈرا۔ اس پر آنجناب نے صفا پہاڑی پر چڑھکر تمام قبائل کو بلایا اور انذار کیا۔ اور انا النذیر العریان کہکر اتمام حجت کی۔ احباب جماعت کو بھی چاہیئے کہ آنحضرت کی اقتدا میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو بھی تبلیغ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محترم نواب صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں سنتا رہتا ہوں۔ کہ آپ اپنے اعزہ کو وقتاً فوقتاً تبلیغ کرتے رہتے ہیں یہ بہت ہی عمدہ بات ہے۔ ہر وقت انسان کو فکر کرنی چاہیئے کہ جس طرح ممکن ہو عورتوں اور مردوں کو اس امر الٰہی سے اطلاع کر دیوے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ اپنے قبیلہ کا شیخ۔ اسی طرح سوال کیا جائے گا۔ جیسے کسی قوم کا نبی۔ غرض جو موقع مل سکے اسے کھونا نہیں چاہیئے۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلعم کو جب وانذر عشیرتک الاقربین کا حکم ہوا۔ تو آپ نے نام بنام سب کو خدا کا پیغام پہنچا دیا۔ ایسا ہی میں نے بھی کئی مرتبہ عورتوں اور مردوں کو مختلف موقعوں پر تبلیغ کی ہے اور اب بھی کبھی کبھی گھر میں وعظ سنایا کرتا ہوں"

(ملفوظات جلد دوم ص۲۰۲)

عہدیداران جماعت توجہ فرماویں اور سب احباب کو اس کی تلقین کریں۔

(قائمقام ناظر اصلاح وارشاد)

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سے ایک ضروری التماس

بیکاری ایک لعنت ہے۔ اسے دور کرنے میں ہماری مدد کیجیے

کوالف داخلہ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر۔ دہیٹ مین روڈ مغلپورہ لاہور

ڈپلومہ کورسس۔ مدت ایک سال۔ داخلہ سال میں چار بار۔ جنوری۔ اپریل۔ جولائی۔ اکتوبر درخواستیں دسمبر، مارچ، جون اور ستمبر میں لی جاتی ہیں۔

شرائط داخلہ:۔ عمر ۱۶ سے ۴۰ سال

معیار تعلیم: میٹرک و مڈل پاس۔ فیس سوائے ان امیدواروں کے جن کے والدین کی آمد دو سو روپے ماہوار سے کم ہو یا ان کے لڑکوں کو ۵۵/ روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ ہر دو صورتوں میں درخواست کے ہمراہ ثبوت ہونا لازمی ہے۔

ٹریڈ نمبر ۱۔ ٹیکنیکل ڈرافٹسمین:۔ میٹرک پاس۔ اس کلاس میں وظیفہ نہیں ملتا

۲۔ الیکٹریشن:۔ میٹرک پاس۔ اس کلاس میں وظیفہ نہیں دیا جاتا

۳۔ فٹرز:۔ کم از کم مڈل پاس۔ میٹرک پاس کو ترجیح دی جاتی ہے

۴۔ کارپنٹر

۵۔ ٹین سازی

۶۔ لوہار کا کام

(۴ تا ۶:) مڈل پاس کو ترجیح دی جاتی ہے

۷۔ معماری

۸۔ نکل پالش:۔ کم از کم مڈل پاس۔ میٹرک پاس کو ترجیح دی جاتی ہے۔

۹۔ ویلڈنگ:۔ مڈل پاس

۱۰۔ پینٹنگ:۔ میٹرک پاس کو ترجیح دی جاتی ہے

۱۱۔ جوتا سازی:۔ پرائمری پاس۔ مڈل پاس کو ترجیح دی جاتی ہے۔

۱۲۔ ڈھلائی کا کام:۔ مڈل پاس

۱۳۔ سوٹ کیس و چمڑے کا کام:۔ مڈل پاس کو ترجیح دی جاتی ہے۔

رہائش کا انتظام موجود ہے کھانے کے اخراجات بیس ۲۰/ روپے ماہوار۔ طبی امداد مفت درخواست بنام پرنسپل معہ قابلیت کا سرٹیفکیٹ۔ چال چلن کا سرٹیفکیٹ اور پاسپورٹ سائز فوٹو بھیجی جائے۔

ہر ٹریڈ میں سیٹیں محدود ہوتی ہیں۔ خواہشمند دوست ستمبر میں بھجوا دیں۔ مزید معلومات کے لئے میاں نذیر احمد صاحب انجینئر مسجد دارالذکر۔ مبورڈ ڈ لاہور سے ملیں اور فارم درخواست انہیں سے حاصل کریں۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بیکار نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

قبل ازیں مضمون نویسی کے انعامی مقابلہ کے لئے آخری تاریخ ۳۱ اگست ۱۹۶۳ء مقرر کی گئی تھی۔ لیکن بہت کم خدام کی طرف سے اس میں شمولیت کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اسلئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ مقالہ جات کے پہنچنے کے لئے ۳۰ ستمبر ۱۹۶۳ء آخری تاریخ ہو۔ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شریک کرنے کی کوشش فرمادیں۔

عنوان مقالہ:۔ "قرآن کریم اور زمانہ حال کی علمی ترقیات" ہے۔ یہ دس سے پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اس مقابلہ میں اوّل۔ دوم و سوم آنے والے خدام کو بالترتیب چالیس۔ پندرہ اور دس کے نقد کے انعامات سالانہ اجتماع کے موقع پر دیئے جائیں گے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ)

عام دینی معلومات

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام عام دینی معلومات کا نظر ثانی شدہ دوسرا ایڈیشن شائع کر دیا گیا ہے مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے۔ اس میں بہت سی نئی اور ٹھوس معلومات کا اضافہ کیا گیا ہے۔

چونکہ یہ ایک محدود تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔ اس لئے قائدین کرام کو چاہیئے کہ وہ اپنی مطلوبہ تعداد سے فوری طور پر آگاہ فرما کر کتابچہ کو ریزرو کر والیں تا بعد میں زیادہ دیر انتظار نہ کرنا پڑے۔

یہ کتابچہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ امتحان کے کورس میں بھی شامل ہوگا۔ جو وسط ستمبر میں ہو رہا ہے۔ ہر خادم کے پاس اس کا موجود ہونا بہت مفید ہوگا۔

قیمت نیوز پرنٹ دو آنے — اور عمدہ کاغذ تین آنے

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

پاکستان فاؤنڈیشن سکالرشپس

پاکستان فاؤنڈیشن ۶ گنگارام ٹرسٹ بلڈنگز دی مال لاہور کو درخواستیں ۳۰/۸ تک اپنی لفافے بھیجکر۔ شرائط: غریب مگر قابل طالب علم پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ یا ٹیکنیکل ہائی سکول میں داخلے کا متمنی۔

(پ ۔ ٹ ۹/۸/۶۳)

داخلہ گورنمنٹ ٹیچرس ٹریننگ کالج لائل پور

(۱) ڈپلومہ کورس ٹیکنیکل مضامین (وڈ ورک۔ میٹل ورک الیکٹریسٹی)۔ شرط بی ایس سی (میٹرک ڈرائنگ و ریاضی) عمر ۲۵/۸/۶۳ کو کم از کم ۱۸ سال۔

۲۔ سرٹیفکیٹ کورس۔ آرٹس۔ کرافٹس اینڈ ڈرائنگ ٹیچرس۔ شرط میٹرک ریاضی و ڈرائنگ عمر ۲۵/۸/۶۳ کو کم از کم ۱۶ سال۔

(پ ۔ ٹ ۱۲/۸/۶۳)

توسیع تاریخ داخلہ لیڈی میکلیگن ٹریننگ کالج لاہور

درخواستوں کے لئے آخری تاریخ ۱۵/۸/۶۳ کی بجائے ۲۶/۸/۶۳ برائے داخلہ بی ای ڈی کلاس (پ ۔ ٹ ۱۶/۸/۶۳)

لیکچرار آرٹس ۲ نمبر ویسٹ پاکستان ایجوکیشن سروس

جملہ مضامین کے۔ گریڈ ۲۵۰-۳۰-۵۰۰/۴۰-۲۵-۷۰۰-۲۵-۷۵۰۔ مردوں اور عورتوں کیلئے راولپنڈی کالج۔ مردانہ و زنانہ کالجز میں۔ درخواستیں ۲۵/۸/۶۳ تک۔ شرائط: سیکنڈ ڈویژن ایم اے / ایم ایس سی ۹/۸/۶۳ کو عمر ۳۵ تک

(پ ۔ ٹ ۱۲/۸/۶۳)

داخلہ گورنمنٹ ٹریننگ کالج بہاولپور

بی ای ڈی کلاس میں داخلہ کے لئے درخواستوں کی آخری تاریخ بعد توسیع ۲۸/۸/۶۳ ہے (پ ۔ ٹ ۱۹/۸/۶۳)

ناظر تعلیم

درخواست دعا

میرے برادر عزیز قریشی محمود اقبال صاحب متعلم بی ایس سی لیبارٹری ہائی بلڈ پریشر و عارضہ قلب بیمار ہیں۔ لہٰذا احباب سے درخواست دعا ہے

(محمد یونس راولپنڈی)

لیڈر

(بقیہ ص ۲)

نے آخر میں الہام وحی کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس پر اگر غور کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا وہ ثبوت مہیا ہو سکتا ہے جو موجودہ سائنسی علوم میں مشاہدہ اور تجربہ کی حیثیت رکھتا ہے چنانچہ اس ضمن میں ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی سے ایک عبارت نقل کرتے ہیں:

"غرض چونکہ خداتعالیٰ کی ذات باوجود نہایت روشن ہونے کے پھر بھی نہایت مخفی ہوتی ہے اس لئے اس کی شناخت کے لئے صرف یہ نظام جسمانی جو ہماری نظروں کے سامنے ہے کافی نہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ ایسے نظام پر مدار رکھنے والے باوجودیکہ اس ترتیب ابلغ اور محکم کو جو صدہا عجائبات پر مشتمل ہے نہایت غور کی نظر سے دیکھتے رہے بلکہ ہیئت اور طبعی اور فلسفہ میں وہ مہارتیں پیدا کیں کہ گویا زمین و آسمان کے اندر دھنس گئے مگر پھر بھی شکوک و شبہات کی تاریکی سے نجات نہ پا سکے اور اکثر ان کے طرح طرح کی خطاؤں میں مبتلا ہو گئے۔ اور بیہودہ اوہام میں پڑ کر کہیں کے کہیں چلے گئے اور اگر ان کو اس صانع کے وجود کی طرف کچھ خیال بھی آیا تو بس اسی قدر کہ اعلیٰ و عمدہ نظام کو دیکھ کر بیان کے دل میں پڑا کہ اس عظیم الشان سلسلہ کا جو پُر حکمت نظام اپنے ساتھ رکھتا ہے کوئی پیدا کرنے والا ضرور چاہیئے مگر ظاہر ہے کہ یہ خیال ناتمام اور یہ معرفت ناقص ہے کیونکہ یہ کہنا کہ اس سلسلہ کے لئے ایک خدا کی ضرورت ہے اس دوسرے کلام سے ہرگز مساوی نہیں کہ وہ خدا درحقیقت ہے بھی۔ غرض یہ ان کی صرف قیاسی معرفت تھی جو دل کو اطمینان اور سکینت نہیں بخش سکتی اور نہ شکوک کو بکلّی دل پر سے اٹھا سکتی ہے اور نہ ایسا پیالہ ہے جس سے وہ پیاس معرفت تامہ کی بجھ سکے جو انسان کی فطرت کو لگائی گئی بلکہ ایسی معرفت ناقصہ نہایت پُرخطر ہوتی ہے کیونکہ بہت شور ڈالنے کے بعد پھر آخر ہیچ اور نتیجہ ندارد ہے

غرض جب تک خود خداتعالیٰ اپنے موجود ہونے کو اپنے کلام سے ظاہر نہ کرے جیسا کہ اس نے اپنے کلام سے ظاہر کیا تب تک صرف کام کا ملاحظہ تسلی بخش نہیں ہے مثلاً اگر ہم ایک ایسی کوٹھڑی کو دیکھیں جس میں یہ بات عجیب ہو کہ اندر سے کنڈیاں لگائی گئی ہیں تو اس فعل سے ہم ضرور اول یہ خیال کریں گے کہ کوئی انسان اندر ہے جس نے اندر سے زنجیر لگایا ہے کیونکہ باہر سے اندر کی زنجیروں کو لگانا غیر ممکن ہے لیکن جب ایک مدت تک بلکہ برسوں تک باوجود بار بار آواز دینے کے اس انسان کی طرف سے کوئی آواز نہ آوے تو آخر یہ رائے ہماری کہ کوئی اندر ہے بدل جائے گی اور یہ خیال کریں گے کہ اندر کوئی نہیں بلکہ کسی حکمت عملی سے اندر کی کنڈیاں لگائی گئی ہیں۔ یہی حال ان فلاسفروں کا ہے جنہوں نے صرف فعل کے مشاہدہ پر اپنی معرفت کو ختم کر دیا ہے یہ بڑی غلطی ہے جو خدا کو ایک مردہ کی طرح سمجھا جائے جس کو قبر سے نکالنا صرف انسان کا کام ہے اگر خدا ایسا ہے جو صرف انسانی کوشش نے اس کا پتہ لگایا ہے تو ایسے خدا کی نسبت ہماری سب امیدیں عبث ہیں بلکہ خدا تو وہی ہے جو ہمیشہ سے اور قدیم سے آپ انا الموجود کہہ کر لوگوں کو اپنی طرف بلاتا رہا ہے یہ بڑی گستاخی ہوگی کہ ہم ایسا خیال کریں کہ اس کی معرفت میں انسان کا احسان اس پر ہے اور اگر فلاسفر نہ ہوتے تو وہ گویا گم کا گم ہی رہتا اور یہ کہنا کہ خدا کیونکر بول سکتا ہے کیا اس کی زبان ہے یہ بھی ایک بڑی بے باکی ہے کیا اس نے جسمانی ہاتھوں کے بغیر تمام آسمانی اجرام اور زمین کو نہیں بنایا کیا وہ جسمانی آنکھوں کے بغیر دنیا کو نہیں دیکھتا کیا وہ جسمانی کانوں کے بغیر ہماری آوازیں نہیں سنتا۔ پس کیا ضروری نہ تھا کہ اسی طرح وہ کلام بھی کرے یہ بات ہرگز صحیح نہیں ہے کہ خدا کا کلام کرنا آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گیا ہے ہم اس کے کلام اور مخاطبات پر کسی زمانہ تک مہر نہیں لگاتے بیشک وہ اب بھی ڈھونڈنے والوں کو الہامی چشمہ سے مالا مال کرنے کو تیار ہے جیسا کہ پہلے تھا اور اب بھی اس کے فیضان کے ایسے دروازے کھلے ہیں جیسے کہ پہلے تھے ہاں ضرورتوں کے ختم ہونے پر شریعتیں اور حدود ختم ہو گئیں اور تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری نقطہ پر آکر جو ہمارے سید و مولیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود تھا کمال کو پہنچ گئیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۸۸ تا ۹۱)

یہ عبارت اگرچہ مختصر ہے مگر اس میں نہایت واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا بہترین ثبوت کیا ہے!

(باقی)

قابل فروخت اراضی

صدر انجمن احمدیہ کو موضع گڈھ ضلع گجرات میں مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب مرحوم کے حصہ جائداد میں نصف مربعہ اراضی حاصل شدہ ہے۔ رقبہ نہری ہے اور موزوں جگہ پر واقعہ ہے۔ اس اراضی کی فروخت کے سلسلہ میں -/۱۲۸۰۰ روپے تک زرثمن کی پیشکش موصول ہو چکی ہوئی ہے۔ جو احباب اس اراضی کو مذکورہ بالا رقم سے زیادہ قیمت پر خریدنا چاہتے ہوں وہ ناظم جائداد سے بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ فرمالیں سنہری موقعہ ہے اس سے استفادہ کریں۔ رقبہ فروخت ہو جانے کے بعد کف افسوس ملنا اور اسکے کم قیمت پر فروخت ہو جانے کے ضمن میں شکوہ شکایت بے سود ہوگی۔

(ناظم جائداد)

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا تربیتی اجتماع

۲۹-۳۰-۳۱ اگست ۱۹۶۳ء

نوٹ:۔ سیالکوٹ میں تربیتی کلاس کے متعلق آمدہ خط سے پیدا ہونے والی غلط فہمی کی وجہ سے الفضل مجریہ ۲۰ اگست میں اطلاع غلط شائع ہو گئی۔ متعلقہ احباب تصحیح فرمالیں۔

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا تربیتی اجتماع مسجد احمدیہ کبوتراں والی سیالکوٹ شہر میں ۲۹ تا ۳۱ اگست ۱۹۶۳ء کے ایام میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے جملہ امراء صاحبان پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹری صاحبان مال کا شامل ہونا ضروری ہے۔ اس اجتماع کا پروگرام انشاء اللہ تعالیٰ ۲۹ اگست روز جمعرات ۳ بجے بعد دوپہر شروع ہوگا۔ اور ۳۱ اگست بروز ہفتہ ۱۲ بجے دوپہر کو اختتام پذیر ہوگا۔

مرکز سے علماء کرام بھی انشاء اللہ شامل ہوں گے۔ لہذا ملتمس ہوں کہ مذکورہ عہدیدار حضرات اس میں بالالتزام شمولیت فرمادیں۔ قیام و طعام کا انتظام بذمہ جماعت ہوگا۔ اور اجتماع کا پروگرام انشاء اللہ تعالیٰ جلدی شائع کر کے جماعت ہائے ضلع میں پہنچا دیا جائے گا۔

امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ

درخواست دعا

استاذی المکرم پروفیسر ارجمند خاں صاحب کی لڑکی عزیزہ انور سلطانہ ارجمند نے امسال پنجاب یونیورسٹی ایم بی بی ایس کا امتحان ۱۰۵۰/۱۶۰۰ نمبر لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی یہ کامیابی ان کے والدین اور خود ان کے لئے دین و دنیا میں برکات کا موجب بنائے۔ آمین۔

استاذی المکرم مولانا ارجمند خاں صاحب نے اس خوشی میں ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرا دیا ہے۔

(الراقم چراغ الدین انچارج مربی پشاور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پیکنگ ۲۳ر جون۔ چین نے کل روس پر الزام لگایا کہ وہ سوشلسٹ چین کے مقابلہ میں بھارتی رجعت پسندوں کی حمایت کرنے کے شرمناک کھیل میں امریکہ پر بھی بازی لے جانے کی کوشش کر رہا ہے۔ روس کی پالیسی پر چین کی طرف سے یہ حملہ چھتیس سوالات پر مشتمل ایک مضمون میں کیا گیا ہے جو کل "پیپلز ڈیلی" میں چھپا۔ اخبار نے وزیر اعظم روس مسٹر خروشچیف کا نام لے کر انہیں چین اور بین الاقوامی اشتراکیت کا غدار ٹھہرایا ہے۔ مضمون کے آغاز میں بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کی ان افواہوں پر شدید نکتہ چینی کی گئی جو وہ چینی حملہ کے نام نہاد خطرے کے بارے میں پھیلا رہے ہیں۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ نہرو حکومت قومی مفادات کو کوڑیوں کے مول بیچنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتی۔

• ملتان ۲۳ر اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبائی حکومت نے ملتان، حیدرآباد اور پشاور میں دیہی پولیس کا نظام ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تینوں اضلاع کی دیہی پولیس کے عملہ کو نوٹس دے دیئے گئے ہیں، کہ انہیں ۳۱ر اگست کو سبکدوش کر دیا جائے گا۔ بتایا گیا ہے کہ یہ فیصلہ دیہی پولیس کے نظام کی ناکامی کی بنا پر کیا گیا ہے۔

• کراچی ۲۳ر اگست۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان تجارتی مذاکرات کا پہلا دور آج صبح وزارت تجارت میں شروع ہوا۔ یہ مذاکرات دونوں ملکوں کے درمیان نئے تجارتی معاہدے کے لئے ہو رہے ہیں سات رکنی بھارتی وفد کی قیادت بھارت کی وزارت بین الاقوامی تجارت کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر ایس دوہرا نے کی پاکستانی وفد کی قیادت کے فرائض وزارت تجارت کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر اعجاز احمد نائیک نے انجام دیئے پاکستانی وفد میں خزانہ، صنعت و زراعت کی وزارتوں اور سٹیٹ بنک آف پاکستان کے نمائندے بھی شامل تھے۔

• کراچی ۲۳ر اگست۔ حکومت پاکستان کی نئی کاٹن پالیسی برائے (۶۴-۱۹۶۳ء) کے مطابق دیسی اور لمبے ریشہ کی کپاس پر برآمدی محصول گھٹا کر پچیس روپے فی گانٹھ سے بیس روپے فی گانٹھ کر دیا گیا ہے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کومیلا کپاس پر پہلے کی طرح برآمدی محصول نہیں لگے گا۔

مزید بتایا گیا ہے کہ سیلز ٹیکس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی اور برآمد پہلے کی طرح ہی عام کھلے لائسنس پر جاری رہے گا۔

• لاہور ۲۳ر اگست۔ شکرگڑھ کے جلالہ بند کے شگاف سے تباہی کا سلسلہ ابھی جاری ہے تحصیل شکرگڑھ کے بہت سے اور دیہات زیر آب آگئے ہیں نارووال اور سیالکوٹ کے درمیان ٹرین سروس بحال ہو گئی ہے لیکن وزیرآباد لائن ابھی زیر آب ہے خیال ہے کہ کل تک اس لائن پر بھی ٹرین سروس شروع ہو جائے گی۔

متعلقہ حکام کی اطلاع کے مطابق جلالہ بند کا شگاف قریباً اڑھائی ہزار فٹ چوڑا ہو چکا ہے اور تحصیل شکرگڑھ کے قریباً سات اور دیہات پانی کی زد میں آچکے ہیں بعض دیہات سے مزید کچے مکانات گرنے کی اطلاع ملی ہے کھڑی فصلوں اور غلہ کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے نالہ "ایک" اور "ڈیک" نے اردگرد کے علاقہ میں خاصی تباہی مچائی ہے آج شام ان دونوں نالوں میں پانی کا زور کم ہو چکا تھا تاہم ابھی تحصیل نارووال اور پسرور کے متعدد دیہات زیر آب ہیں۔ ریلوے لائن سے پانی اتر چکا ہے اور ٹرین سروس بحال ہو گئی ہے، اور سڑکوں پر بھاری ٹریفک شروع ہو گئی ہے بتایا گیا ہے کہ سمبڑیال سڑک پر اب بھی ڈیڑھ فٹ سے اونچا پانی موجود ہے اس جانب ریلوے لائن بھی ڈوبی ہوئی ہے لیکن پانی کی سطح گر رہی ہے

• نئی دہلی ۲۳ر اگست۔ نہرو حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک آج اکثریت کے مقابلہ میں ۳۴۶ ووٹوں سے گر گئی۔ کمیونسٹوں (۳۳) نے بھی تحریک کی حمایت نہیں کی۔

• لاہور ۲۳ر اگست۔ ثانوی بورڈ نے اعلان کیا ہے کہ انٹرمیڈیٹ کے اضافی امتحان منعقدہ ۱۹۶۲ء کے نتیجہ کا اعلان ۲۵ر اگست ۱۹۶۳ء بروز اتوار کیا جائے گا۔

• لائل پور ۲۳ر اگست۔ دریائے راوی میں ہلکے درجہ کی طغیانی کے پیش نظر ڈپٹی کمشنر نے سب ڈویژنل افسر ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تمام تحصیلداروں اور سیکٹر افسروں کو خطرے سے آگاہ کر دیا ہے اور انہیں ہدایت کی ہے کہ نشیبی علاقوں کے لوگوں کو اس خطرے سے آگاہ کر دیں۔

• لاہور ۲۳ر اگست۔ ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور کے اعلان کے مطابق بورڈ کے مختلف امتحانات حسب ذیل ہوں گے

(۱) ثانوی سکول (نیا اور پرانا سلیبس) ۲ر مارچ ۶۴ء
(۲) انٹرمیڈیٹ (نیا سلیبس پارٹ اول و دوم) ۱۴ر اپریل ۶۴ء
(۳) انٹرمیڈیٹ (پرانا سلیبس) ۳ر اپریل ۶۳ء
(۴) ادیب عالم اور فاضل ۲۸ر مئی ۶۴ء

• لندن ۲۳ر اگست۔ سابق وزیر اعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ پاکستان کے تمام مسائل کا واحد حل کامل جمہوریت کی بحالی ہے اس کے سوا اور کوئی بھی ذریعہ ہمیں اپنے مسائل حل کرنے میں مدد نہیں دے سکتا۔ آپ نے کہا ہے ہو سکتا ہے کہ کامل جمہوریت کی بحالی کے لئے ہماری جدوجہد طویل ہو اور کافی دیر تک جاری رہے لیکن قوموں کو آمریت کے خلاف بڑے صبر آزما ماحول سے گزرنا پڑتا ہے۔

• لاہور ۲۳ر اگست۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق صدر ایوب کل صبح لاہور کے دو روزہ دورہ پر یہاں پہنچ رہے ہیں۔

• کراچی ۲۳ر اگست۔ سیاسی مبصروں نے کہا ہے کہ بھارت نے امریکہ کی مدد سے سرینگر کے قریب جدید طرز کا ہوائی اڈہ قائم کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس سے اس کی غیر جانبدارانہ پالیسی مذاق بن کر رہ گئی ہے۔ سیاسی مبصروں نے کہا اگرچہ پاکستان نے امریکہ سے فوجی معاہدے کر رکھے ہیں اور اس سے امداد بھی حاصل کی ہے لیکن اس نے روس کے قریب اپنی سرزمین پر امریکہ کو اڈے قائم کرنے کی اجازت نہیں دی۔ بھارت یہ اڈہ روس کی سرزمین کے قریب تیار کر رہا ہے اور اب دیکھنا یہ ہے کہ روس کا رد عمل کیا ہوگا۔ مبصروں نے کہا کہ روس کے یہ الزامات غلط ثابت ہوئے ہیں کہ پاکستان میں امریکہ نے اڈے قائم کر رکھے ہیں۔

• لاہور ۲۳ر اگست۔ مغربی پاکستان کی کابینہ کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ صوبے میں بچوں کے اغوا کے مقدمات کی سماعت کا اختیار دفعہ ۳۰ کے مجسٹریٹوں کو دے دیا جائے تاکہ مجرموں کو سخت سے سخت سزا مل سکے۔ اجلاس کی صدارت گورنر ملک امیر محمد خان نے کی۔

کابینہ نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ مغربی پاکستان میں کمسن بچوں کے اغوا کی وارداتوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور اس کی روک تھام کے لئے شدید اقدامات کی ضرورت ہے صوبے کے دیہی شفاخانوں میں مزید ڈاکٹر فراہم کرنے کے لئے تمام میڈیکل کالجوں کی بیس فی صدی نشستیں "دیہی شفاخانوں" کے طلباء کے لئے مخصوص کر دی گئی ہے۔

• کراچی ۲۳ر اگست۔ پاکستان اور چین کے مشترکہ حد بندی کمیشن کا دوسرا اجلاس کراچی میں شروع ہو گیا۔ پاکستانی وفد کی قیادت چین میں پاکستان کے سفیر جنرل رضا اور چینی وفد کی قیادت پاکستان میں چین کے سفیر کر رہے ہیں۔ بات چیت کے ایجنڈا میں اب تک کی کارگزاری کے جائزہ اور سرحد پر نشان لگانے کے امور شامل ہیں۔

• لاہور ۲۳ر اگست۔ صوبائی وزیر قانون جناب غلام نبی میمن نے بتایا ہے کہ مزدوروں سے متعلق مختلف مروجہ قوانین کو اور زیادہ مؤثر بنانے کے لئے ان میں عنقریب ترامیم کی جائیں گی انہوں نے کہا کہ ملک میں صحت مند ٹریڈ یونین ازم کے فروغ کے لئے ضروری ہے کہ مزدور رہنما باہمی اختلافات مٹا کر صحت مند صنعتی ماحول پیدا کرنے کے لئے متحدہ کوششیں کریں۔

• منٹگمری ۲۳ر اگست۔ یہاں سے پانچ میل دور یوسف والہ کے قریب کار کے المناک حادثہ میں پروگریسو پیپرز لمیٹڈ کے تین ملازمین جاں بحق ہو گئے۔

• ۲۳ر اگست۔ کل یہاں پاکستان اور بھارت کے درمیان تجارتی بات چیت شروع ہو گئی۔ بھارتی وفد کی قیادت مسٹر دوہرہ اور پاکستانی وفد کی قیادت جناب اعجاز احمد نائک کر رہے ہیں۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۸/۸/۶۳ بروز اتوار بوقت ۱۱½ بجے دن مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے لائلپور میں میرے نواسے ڈاکٹر ملک طاہر محمود صاحب پسر ڈاکٹر میجر ملک عبدالحق صاحب میڈیکل سپرنٹنڈنٹ جہلم کا نکاح لیڈی ڈاکٹر کوثر تسنیم صاحبہ بنت مکرم ملک اختر احمد خان صاحب ایگریکلچرل انجینئر لائلپور کے ساتھ بمقام لائلپور بعوض حق مہر پانچ ہزار روپیہ پڑھا احباب و بزرگان سلسلہ دعا فرمادیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے مبارک اور بابرکت بنائے۔ (خاکسار محمد الدین ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر سیالکوٹ)

ولادت

مورخہ ۱۶/۷/۶۳ بروز منگل بوقت ۸ بجے صبح عزیزم مکرم چوہدری محمد امجد خان صاحب ایگزیکٹو انجینئر لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ ڈاکٹر محمد انور صاحب مرحوم آف جڑانوالہ کی پوتی اور ڈاکٹر میجر ملک عبدالحق صاحب میڈیکل سپرنٹنڈنٹ جہلم کی نواسی ہے — دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادمہ دین بنائے۔ آمین۔

(خاکسار محمد الدین ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر سیالکوٹ)

درخواست دعا

مکرم غلام سرور صاحب درانی بیمار ہیں اور بغرض تبدیل آب و ہوا سوات تشریف لے گئے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(قائمقام ناظر اصلاح و ارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴